بسم اللہ الرحمن الرحیم

ٹیلیفون نمبر ۳۳ — رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۳۵

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ٭ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

# الفضل

خطبہ نمبر ۴۴

یوم ——— چہارشنبہ

ترسیل زر اور انتظامی امور کے متعلق جملہ خط و کتابت بنام منیجر الفضل

430

## مدینۃ المسیح

قادیان ۵ ماہ فتح۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے متعلق آج ۶ بجے شام کی ڈاکٹری رپورٹ مظہر ہے کہ حضور کی طبیعت کل جیسی ہی ہے۔ احباب صحت کیلئے دعا جاری رکھیں۔

حضرت نواب محمد علی خان صاحب کی طبیعت میں کوئی افاقہ نہیں۔ خون بدستور آرہا ہے۔ درد بھی ہے احباب کامل صحت کے لئے خاص طور پر دعا فرمائیں۔

مکرم خان محمد عبد اللہ خان صاحب کا چھوٹا صاحبزادہ مصطفیٰ خالد اور صاحبزادی زاہدہ مبارکہ بخار اور کھانسی کی وجہ سے بیمار ہیں۔ صحت کے لئے دعا کی جائے۔

چوہدری مشتاق احمد صاحب بی۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی واقف تحریک جدید کی دائیں آنکھ پر دہلی کے جلسہ میں جو چوٹ آئی تھی۔ اسکی کچھ نہ کچھ تکلیف ابھی تک باقی تھی۔ اسلئے میوہسپتال لاہور میں اس کا اپریشن کیا گیا۔ جو کامیاب ہوگیا ہے۔ مگر درد زیادہ محسوس ہورہی ہے۔ احباب دعائے صحت کریں۔

نظارت دعوۃ و تبلیغ کیطرف سے مولوی چراغ دین صاحب مولوی فاضل کو جلال پور جٹاں بسلسلہ تبلیغ بھیجا گیا ہے

جلد ۳۲ | ۶ ماہ فتح ۱۳۲۳ ہش | ۱۹ ذی الحجہ ۱۳۶۳ ھ | ۶ دسمبر ۱۹۴۴ء | نمبر ۲۸۵

## خطبہ جمعہ

# جماعت احمدیہ کی مالی قربانی کے لئے دو تحریکیں

## تنگیاں اور فراخیاں نہیں بلکہ ہماری قربانیاں ہمارا ساتھ جائینگی

از حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ

فرمودہ یکم ماہ فتح ۱۳۲۳ ہش مطابق یکم دسمبر ۱۹۴۴ء

مرتبہ: مولوی محمد اسمٰعیل صاحب دیالگڑھی مولوی فاضل

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سورۂ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا۔

میں نے گذشتہ ایام میں

### دو تحریکیں

جماعت کے سامنے پیش کی تھیں۔ ایک تحریک قرآن کریم کے تراجم کے متعلق تھی۔ جو سات مغربی زبانوں میں کئے جائیں گے۔ یا یوں کہنا چاہیئے کہ کئے جارہے ہیں۔ اور ان تراجم کی اشاعت کے اخراجات کے متعلق۔ اور اس کے ساتھ ہی ایک ایک کتاب اسلام کے متعلق جو سات زبانوں میں ترجمہ کی جائیگی اور ساتوں زبانوں میں شائع کی جائے گی۔ میں نے اس تحریک کو

### سات حصوں میں تقسیم

کردیا تھا۔ ایک حصہ کا بوجھ لجنہ اماء اللہ پر ڈالا گیا تھا۔ ایک حصہ کی ذمہ واری قادیان اور ضلع گورداسپور کی جماعت پر جس میں یورپین ممالک بھی شامل ہیں۔ ایک حصہ کی ذمہ داری لاہور اور اس کے متعلقات پر۔ ایک حصہ کی ذمہ داری دہلی اور اس کے متعلقات پر۔ ایک حصہ کی ذمہ داری کلکتہ اور اس کے متعلقات پر۔ ایک حصہ کی ذمہ داری جنوبی ہند اور اس کے متعلقات پر۔ اور ایک حصہ کی ذمہ داری صوبہ سندھ اور صوبہ سرحد اور اس کے متعلقات پر۔ یہ ساری تحریک

### ایک لاکھ چھیانوے ہزار روپیہ

کی تھی۔ جہاں تک میں ان وعدوں سے اندازہ کرتا ہوں۔ جو اس وقت تک دفتر میں پہنچ چکے ہیں۔ میرا اندازہ ہے کہ غالباً اس تحریک کی مد میں جو رقم مانگی گئی ہے۔ اس سے زیادہ انشاء اللہ وصول ہوجائے گی۔ کیونکہ اس وقت تک دفتر تحریک جدید میں جو وعدے آچکے ہیں۔ وہ ایک لاکھ ساٹھ ہزار روپیہ کے ہیں۔ اور بقیہ کمی کو پورا کرنے کی ذمہ واری بھی جماعتوں کی طرف سے اٹھالی گئی ہے۔ بعض حلقوں کی رقم مقرر کردہ اٹھائیس ہزار کی رقم سے زائد ہے۔ بعض حلقوں کی رقم قریب قریب اتنی ہی ہے۔ اور بعض حلقوں کی رقم میں ابھی فرق ہے۔ مگر جیسا کہ میں نے بتایا ہے۔ جماعتوں نے جن کے ذمہ حصہ مقرر کیا گیا تھا۔ ہر ایک نے

### اپنے اپنے حصہ کو پورا کرنیکا اقرار

کرلیا ہے۔ چونکہ وصولی میں بعض دفعہ بعض رقمیں رہ جاتی ہیں۔ مثلاً بعض وعدہ کرنے والے فوت ہوجاتے ہیں۔ بعض وعدہ کرنے والوں کو کوئی مالی ابتلا پیش آجاتا ہے۔ یا کوئی ٹھوکر لگ جاتی ہے۔ اس وجہ سے اگر وصولی میں ایک دو فیصدی کا فرق پڑ جائے۔ تو جو زائد وصولی ہوگی۔ اس کے ذریعہ سے اس کمی کو پورا کیا جاسکتا ہے۔ پس اگر وعدوں کی وصولی برابر رہی۔ تو پھر اسی حساب سے تراجم شائع کئے جائیں گے۔ جو پہلے بتایا گیا ہے اور اگر وصولی بڑھ گئی۔ تو پھر جتنی وصولی بڑھ جائے گی۔ اس حساب سے اتنے ہی اور کتابوں کے تراجم بڑھا دیئے جائیں گے۔

دوسری تحریک میں نے

### گیارھویں سال کے لئے

تحریک جدید کے متعلق کی تھی۔ گذشتہ جمعہ کے خطبہ میں میں نے اس کا اعلان کیا تھا اور اس وقت تک اس تحریک میں گیارہ ہزار روپیہ کے وعدے آچکے ہیں۔ جس بنیاد پر اس کا اعلان کیا گیا تھا۔ اس کے لحاظ سے گیارھویں سال کے کم از کم ایک لاکھ نوے ہزار کے وعدے آنے چاہئیں۔ اس بارہ میں بعض باتیں گذشتہ خطبہ جمعہ میں بیان کرنے سے رہ گئی تھیں۔ وہ باتیں میں اس خطبہ میں بیان کردیتا ہوں۔

ایک بات تو یہ ہے۔ کہ بعض دوست اس غلطی میں پڑے ہیں۔ یا ان کو یہ غلطی لگ سکتی ہے کہ چونکہ یہ اعلان کردیا گیا ہے۔ کہ گیارھویں سال کے وعدے کم از کم نویں سال کی رقم کے برابر ہوں۔ گو جنکو خدا تعالےٰ توفیق دے۔ وہ زیادہ بھی دے سکتے ہیں۔ وہ جتنا زیادہ دیں گے۔ اتنا ہی ان کے لئے زیادہ برکت کا موجب ہوگا۔ مگر

### گیارھویں سال کا وعدہ

کم از کم نویں سال کے وعدہ کے برابر ہونا چاہیئے۔ اس سے بعض دوستوں کو یہ دھوکا لگا ہے کہ گویا ہم نے حکماً گیارھویں سال کے لئے وہ رقم مقرر کردی ہے۔ جو انہوں نے نویں سال میں دی تھی۔ اور اب ان کو گیارھویں سال کا وعدہ لکھوانے کی ضرورت نہیں۔ آپ ہی آپ دفتر والے سال نہم کے مطابق ان کا وعدہ لکھ لیں گے۔ لیکن یہ بات غلط ہے۔

### تحریک جدید کی بنیاد

شروع سے ہی طوعی چندوں پر رکھی گئی ہے۔ ہم اس میں کوئی چندہ حکماً مقرر نہیں کرتے اور جیسا کہ میں نے تحریک جدید کو جماعت کے سامنے پیش کرتے وقت بیان کیا تھا۔ اس کی وجہ یہ ہے۔ کہ حکماً قربانی کرنے میں گو ثواب تو مل جاتا ہے۔ لیکن اس قدر نفس کی صفائی نہیں ہوتی۔ جس قدر کہ انسان کو اسکے نتیجہ میں نفس کی صفائی حاصل ہوتی ہے۔ کہ اپنی مرضی سے اپنے ذمہ کوئی رقم مقرر کرے۔ اس لئے میں یہ اعلان کردینا چاہتا ہوں۔ اور جماعت پر واضح کردیتا ہوں کہ کسی کے ذمہ

بھائی عبد الرحمٰن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے شائع کیا

ایڈیٹر: غلام نبی

## حضرت سیّدہ ام متین صاحبہ حرم حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کیلئے دعا کی جائے

قادیان ۵ رماہ فتح۔ حضرت سیدہ ام متین صاحبہ حرم حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے متعلق ۷ بجے شام کی ڈاکٹری اطلاع مظہر ہے۔ کہ گو بعض عوارض میں کچھ تخفیف ہے۔ لیکن بخار ابھی تک دور نہیں ہوا۔ اور قے بھی بار بار ہوتی ہے۔ غذا ہضم نہیں ہوتی۔

حضور کا ارشاد ہے۔ کہ احباب جماعت صحت کے لئے دعا کریں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

### الحاق جماعت احمدیہ موہنڈار

جماعت احمدیہ جمشید پور و موہنڈار (بہار) کی اطلاع کیلئے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ جماعت احمدیہ موہنڈار کی درخواست پر حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اس جماعت کا حلقہ امارت جمشید پور کے ساتھ شامل کیا جانا منظور فرما لیا ہے۔ (ناظر اعلیٰ)

### "سیر رُوحانی" کا پرچہ سوالات

اُن امیدواران اور مجالس کو بھجوایا جا رہا ہے۔ جنکی طرف سے اطلاع موصول ہوئی ہے۔ اگر ۷ رفتح/دسمبر تک آپ کو وصول نہ ہو۔ تو دفتر مرکزیہ کو فوراً مطلع فرمائیں تاکہ دوبارہ بھجوایا جا سکے (مہتمم تعلیم خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

### خود بخود کوئی رقم مقرر نہیں کیجائیگی

جو نہیں لکھوائیں گے ان کے متعلق یہی سمجھا جائے گا۔ کہ وہ نہیں لکھوانا چاہتے۔ یہ نہیں ہوگا۔ کہ دفتر والے آپ ہی آپ نویں سال کے مطابق ان کا وعدہ لکھ لیں۔ بیشک ایک رنگ اخلاص کا یہ بھی ہے کہ دوست یہ کہیں کہ جب ہماری جان اور ہمارا مال سب کچھ خدا کی راہ میں اسلام کی خاطر وقف ہے۔ تو جو رقم بھی ہمارے ذمہ مقرر کی جائے گی۔ ہم اس کو ادا کر دیں گے۔ مگر اس سے وہ غرض فوت ہو جاتی ہے۔ جو تحریک جدید میں رکھی گئی ہے۔ یہ تحریک شروع سے آخر تک طوعی رہی ہے۔ اور طوعی رہے گی۔ جس کی مرضی ہوگی اپنا وعدہ لکھوائے گا۔ اور جس کی مرضی نہیں ہوگی۔ وہ نہیں لکھوائے گا۔ اور جو اپنا وعدہ نہیں لکھوائیگا دفتر والے آپ ہی آپ اس کا وعدہ نہیں لکھیں گے۔ پس قادیان کی جماعت پر بھی اور باہر کی جماعتوں پر بھی میں یہ واضح کر دینا چاہتا ہوں کہ جب تک کوئی شخص گیارھویں سال کے لئے خود اپنا وعدہ نہیں لکھوائے گا۔ اس وقت تک اس کے نام کوئی رقم نہیں لکھی جائے گی۔

دوسری بات جو گذشتہ خطبہ میں بیان کرنے سے رہ گئی تھی۔ وہ یہ ہے کہ میں نے وقت نہیں بتایا تھا۔ اب میں یہ اعلان کر دیتا ہوں۔ جیسا کہ گذشتہ سالوں میں قاعدہ رہا ہے۔ اس سال بھی

### وعدے بھجوانے کا اصل وقت

تو ۳۱ دسمبر تک ہے۔ جماعت کے جو دوست پہلے دس سالوں میں حصہ لے چکے ہیں۔ اور آئندہ اپنا حصہ جاری رکھنا چاہتے ہیں۔ ان کو چاہئیے۔ کہ

### ۳۱ دسمبر تک

انفرادی طور پر یا جماعتی رنگ میں اپنے وعدے تحریک جدید میں بھجوا دیں۔ لیکن چونکہ جلسہ سالانہ پر آنے کی وجہ سے بعض جماعتوں کے وعدوں کی فہرستیں جلدی مکمل نہیں ہو سکتیں۔ اور بعض علاقے ذرا دور کے بھی ہیں۔ اس لئے اجازت ہوگی۔ کہ

### سات فروری ۱۹۴۵ء تک

جو وعدے قادیان پہنچ جائیں گے۔ یا اس تاریخ تک اپنے شہر سے روانہ ہو جائینگے ان کو رجسٹر میں درج کر لیا جائے گا۔ گو بہتر یہی ہوگا۔ کہ ۳۱ دسمبر تک وعدے آ جائیں۔ لیکن ہندوستان کے وہ علاقے جہاں اردو سمجھی جاتی ہے۔ ان علاقوں کی جماعتوں یا افراد کو سات فروری تک وعدے بھجوانے کی مہلت ہوگی۔ سات فروری

### آخری میعاد

ہے۔ اس کے بعد کوئی وعدہ ہندوستان کی ان جماعتوں کی طرف سے جہاں اردو سمجھی جاتی ہے۔ قبول نہیں کیا جائے گا۔ ہر سال یہ اعلان کیا جاتا ہے۔ اور ہر سال ہی میں نے یہ دیکھا ہے۔ کہ سات فروری کے بعد بعض درخواستیں آ جاتی ہیں۔ کہ ہم میعاد کے اندر وعدہ بھجوانے سے رہ گئے تھے۔ ہمیں بھی شامل کر لیا جائے۔ اور ہر سال ہی سوائے کسی استثنائی صورت کے ہمیں ایسے وعدوں کو رد کرنا پڑتا ہے۔ کیونکہ جہاں چندہ لینے سے ہماری یہ غرض ہے۔ کہ خدا تعالےٰ کی راہ میں دوست اپنے اموال خرچ کریں۔ اور اس سے اسلام کی تائید ہو۔ وہاں ساتھ ہی ساتھ ہماری یہ بھی خواہش ہے۔ کہ جماعت کو تربیت کی صحیح لائن پر لایا جائے۔ اور جماعت کے اندر یہ احساس پیدا کیا جائے۔ کہ جب کوئی وقت مقرر کیا جائے تو اس وقت کے اندر اندر وہ اپنی قربانی پیش کرے۔ پس اگر وقت کے بعد آنے والے وعدوں کو ہم رد کر دیتے ہیں۔ تو وعدہ کرنے والوں کو جو دکھ اس سے پہنچتا ہے۔ اس کی ذمہ داری ہم پر نہیں بلکہ ان پر ہے۔ اگر وقت کے بعد آنے والے وعدوں کو ہم بلا وجہ قبول کر لیں تو اس کے یہ معنے ہیں۔ کہ ہم اور لوگوں کو بھی سستی کی تحریک کرتے ہیں۔ پس میں اس امر کی وضاحت کئے دیتا ہوں۔ کہ بہتر تو یہی ہے۔ کہ ۳۱ دسمبر تک تحریک جدید کے گیارھویں سال کے وعدے مرکز میں پہنچ جائیں۔ لیکن اگر کوئی روک پیدا ہو جائے۔ تو

### ۷ فروری ۱۹۴۵ء تک وعدے بھجوانے کی اجازت

ہے۔ اور جیسا کہ گذشتہ سالوں میں بھی ہوا کرتا تھا۔ سات فروری آخری میعاد ہے۔ اس کے بعد آنے والے وعدے قبول نہیں کئے جائیں گے سوائے کسی ایسی صورت کے کہ وعدہ کرنے والے کی معذوری روز روشن کی طرح واضح ہو۔ اسی طرح جن علاقوں میں اردو نہیں سمجھی جاتی مثلاً بنگال ہے۔ یا مدراس کا علاقہ ہے وہاں اردو بہت کم سمجھی جاتی ہے۔ اور ان تک بات کا جلدی پہنچنا مشکل ہوتا ہے۔ ایسے علاقوں کے لئے پہلے بھی

### ۳۰ اپریل تک کی میعاد

مقرر ہوتی ہے۔ اب بھی ان کے لئے آخری میعاد ۳۰ اپریل ۱۹۴۵ء ہوگی۔ وہ اپنے گیارھویں سال کے وعدے اس میعاد کے اندر اندر بھجوا دیں۔

اور چونکہ جنگ کی وجہ سے ہندوستان سے باہر کی جماعتوں تک آواز پہنچنے میں دو تین ماہ کی دیر ہو جاتی ہے۔ اور پھر دو تین ماہ تیاری پر لگ جاتے ہیں۔ کیونکہ بعض علاقے ایسے ہیں کہ سارے علاقہ میں بات کا جلدی پہنچنا مشکل ہوتا ہے۔ جیسے یونائیٹڈ سٹیٹس امریکہ ہے۔ وہ ملک ہمارے ہندوستان سے چار گنا ہے۔ اور صرف ایک مبلغ وہاں کام کرتا ہے۔ جو ہر ایک جماعت تک جلدی نہیں پہنچ سکتا۔ اور ان جماعتوں تک بات پہنچنے میں دیر لگ جاتی ہے۔ اس لئے ان باتوں کی وجہ سے اور ان مشکلات کو مدنظر رکھتے ہوئے

### ہندوستان سے باہر کی جماعتوں کیلئے

ہمیشہ جون کی آخری تاریخ وعدہ کی آخری میعاد مقرر ہوتی ہے۔ چنانچہ اب بھی میں جون کی آخری تاریخ ہندوستان سے باہر کی جماعتوں کے وعدوں کی آخری میعاد مقرر کرتا ہوں۔ یونائیٹڈ سٹیٹس امریکہ کی جماعتوں کے دسویں سال کے تحریک جدید کے وعدے جون کے چلے ہوئے اب نومبر کے شروع میں آ کر ہمیں ملے ہیں۔ اسیطرح اب تو جاوا اور سماٹرا جاپان کے قبضہ میں ہیں۔ اور ہمارے ساتھ انکے تعلقات قائم نہیں۔ جب تعلقات قائم تھے اسوقت سماٹرا اور جاوا کے وعدے بھی جلدی نہیں پہنچ سکتے تھے۔ خدا تعالےٰ کا ہم پر یہ فضل اور احسان ہے۔ کہ ہندوستان میں کوئی اسلامی جماعت ایسی نہیں۔ بلکہ کوئی غیر اسلامی مذہبی جماعت بھی ایسی نہیں۔ جسکو خدا تعالےٰ نے ان اقوام سے مدد دلائی ہو۔ جو اسوقت اسلام کے مدمقابل ہیں۔ بلکہ میں کہتا ہوں۔ سارے ایشیا، بلکہ سارے مشرق میں کوئی ایسی مذہبی جماعت نہیں جسکے مذہبی چندوں کی تحریک میں مغربی لوگوں نے حصہ لیا ہو۔ صرف ہماری جماعت کو یہ استثنائی حیثیت حاصل ہے۔ کہ ہمارے مذہبی چندوں کی تحریک میں ہر سال انگلستان کے لوگ بھی حصہ لیتے ہیں۔ اور امریکہ کے لوگ بھی حصہ لیتے ہیں۔ چنانچہ اس سال بھی امریکہ کی جماعت نے اڑھائی ہزار روپیہ کے وعدے بھجوائے ہیں۔

پس دقتوں کے متعلق بھی میں نے تشریح کر دی ہے۔ اور وعدوں کے متعلق بھی میں نے تشریح کر دی ہے۔ اس کے بعد میں جماعت کے اس طبقہ کو توجہ دلاتا ہوں جنہوں نے پہلے دس سالوں میں حصہ نہیں لیا۔ کئی ایسے لوگ ہیں جن کو اس وقت

**مالی کشائش**

حاصل نہیں تھی۔ جب تحریک جدید شروع کی گئی۔ اور اب حاصل ہے۔ کئی ایسے ہیں جو اس وقت نابالغ تھے۔ اور اب بالغ ہو چکے ہیں۔ دس سال کی بات ہے۔ جب میں نے یہ تحریک شروع کی تھی۔ کئی لڑکے ایسے تھے۔ جن کی عمر اس وقت نو یا دس سال کی تھی۔ اور اب ان کی عمر انیس یا بیس سال کی ہو چکی ہے۔ کئی ایسے تھے جن کی عمر اس وقت بارہ یا تیرہ سال کی تھی۔ اور اب ان کی عمر بائیس یا تئیس سال کی ہو چکی ہے۔ اور اب ان کو ملازمتیں یا کام مل گئے ہیں۔ اور وہ برسر روزگار ہیں۔ اور ان کی خواہش ہے۔ کہ وہ بھی اس تحریک میں حصہ لیں۔ ایسے لوگوں کے لئے میں نے اجازت دی ہے۔ کہ ایک نیا رجسٹر کھولا جائے۔ جس میں ایسے

**نئے شامل ہونیوالوں کے نام**

درج کئے جائیں۔ مگر جہاں گزشتہ سالوں میں حصہ لینے والوں کے لئے یہ شرط تھی۔ کہ پہلے سال پانچ یا دس یا پندرہ یا پانچ کے عدد کے لحاظ سے بڑھا کر کوئی رقم دیں۔ وہاں اب نئے شامل ہونے والوں کے لئے یہ شرط ہوگی۔ کہ پہلے سال کے لئے کم از کم اپنی ایک ماہ کی آمد کے برابر چندہ دیں۔ اور پھر ہر سال اس پر کچھ نہ کچھ اضافہ کرتے چلے جائیں۔ ایسے کچھ لوگوں کی طرف سے درخواستیں آنا شروع ہو گئی ہیں۔ ہمیں کوشش کرنا چاہیئے کہ جس طرح پہلے دس سالوں میں پانچ ہزار آدمیوں نے اس تحریک میں حصہ لیا ہے اسی طرح نئے شامل ہونے والے بھی پانچ ہزار آدمی ہونے چاہئیں۔ جو اس تحریک میں حصہ لینے کے لئے آگے بڑھیں۔ تاکہ اس تحریک کے ذریعہ سے

**اسلام کی تبلیغ اور تائید کے لئے**

مضبوط ریزرو فنڈ قائم ہو۔ چونکہ دور ثانی کا لفظ جو آجکل استعمال کیا جا رہا ہے۔ یہ مشتبہ ہے۔ یعنی یہ شبہ پڑتا ہے۔ کہ ان کا بھی دور ثانی ہے۔ جو دس سالوں کے بعد حصہ لے رہے ہیں۔ اس لئے میرے نزدیک تحریک جدید کا دوسرا حصہ یعنی جس میں نئے حصہ لینے والے شامل ہوں۔ اس کے لئے الگ رجسٹر کھولا جائے۔ جس کا نام

**دفتر ثانی**

رکھ دیا جائے۔ پہلے دس سالوں سے جو لوگ حصہ لیتے چلے آ رہے ہیں۔ ان کے نام جس رجسٹر میں درج ہوں۔ اس کا نام دفتر اول رکھ دیا جائے۔ اس طرح تحریک جدید میں پہلے دس سالوں سے حصہ لینے والوں اور اب نئے شامل ہونے والوں کے درمیان امتیاز ہو جائے گا۔ پہلے دس سالوں سے حصہ لینے والوں یعنی جو

**دفتر اول**

والے ہیں۔ ان کا یہ دور کم از کم انیس سال کا ہوگا۔ جو آج سے نو سال بعد جا کر پورا ہوگا اور دفتر ثانی والوں کے لئے یعنی جو نئے شامل ہونے والے ہیں۔ ان کے لئے بھی کم از کم انیس سال کا دور مقرر ہوگا۔ جو اس سال سے شروع ہو کر آج سے ۱۹ سال بعد جا کر پورا ہوگا۔ پہلے دفتر والوں کے لئے یہ شرط نہیں تھی۔ لیکن دوسرے دفتر والوں کے لئے یہ ضروری شرط ہے۔ کہ پہلے سال کے لئے کم از کم اپنی ایک ماہ کی آمد کے برابر اس تحریک میں چندہ دیں۔ اور پھر ہر سال اس میں کچھ نہ کچھ اضافہ کرتے چلے جائیں۔

تیسری بات میں ان لوگوں کے متعلق کہنا چاہتا ہوں۔ جو دفتر اول میں

**بعد میں چندہ دیکر شامل ہوئے**

مثلاً اس تحریک کے شروع میں وہ اس لئے شامل نہ ہو سکے۔ کہ اس وقت وہ نابالغ تھے ان کی عمر چودہ یا پندرہ سال کی تھی۔ بعد میں جب وہ جوان ہوئے۔ اور ان کو ملازمتیں مل گئیں۔ تو انہوں نے پچھلے سالوں کا چندہ دیکر دفتر اول میں نام لکھوا لیا۔ یا بعض ایسے تھے۔ جو اس تحریک کے شروع میں بے کار تھے۔ بعد میں ان کو کام مل گیا۔ اور وہ برسر روزگار ہو گئے۔ تو انہوں نے پچھلے سالوں کا چندہ دیکر دفتر اول میں اپنا نام لکھوا لیا۔ چونکہ انہوں نے آٹھ یا نو یا دس سالوں کا اکٹھا چندہ دینا تھا۔ اس لئے انہوں نے اس رعایت سے فائدہ اٹھایا۔ کہ پہلے سالوں میں تھوڑا تھوڑا چندہ دے کر اور آخری سال میں زیادہ چندہ دے کر دفتر اول میں اپنا نام لکھوا لیا۔ مثلاً بعض ایسے ہیں۔ جو پانچ سو روپیہ یا چھ سو روپیہ ماہوار تنخواہ لیتے ہیں۔ ان کو چونکہ

**اکٹھا چندہ**

دینا پڑا۔ اس لئے وہ پہلے سالوں میں دس یا پندرہ یا بیس روپیہ کے حساب سے چندہ دے کر اور آخری سال میں پانچ سو روپیہ چندہ دے کر دفتر اول میں شامل ہو گئے۔ اب اگر گیارھویں سال میں وہ نویں سال کے برابر چندہ دیں۔ یا بارھویں سال میں آٹھویں سال کے برابر چندہ دیں۔ یا تیرھویں سال میں ساتویں سال کے برابر چندہ دیں۔ تو ان کی موجودہ آمد کے لحاظ سے یہ چندہ بہت حقیر اور ان کی قربانی کو گرانے والی چیز ہے۔ ان کو پہلے سالوں میں کم چندہ دینے کی اجازت تو اس لئے دی گئی تھی۔ کہ انہوں نے ایک سال یا دو سال یا تین میں پچھلے سالوں کا چندہ اکٹھا دینا تھا۔ اس لئے ان کے لئے یہ رعایت رکھی گئی تھی۔ کہ گزشتہ تمام سالوں کا اکٹھا چندہ ادا کرنے کی وجہ سے ان پر بار تھا۔ اب چونکہ وہ بار ان سے اتر چکا ہے۔ اور واپسی کی طرف اس طرز پر لوٹنا ہے۔ کہ گیارھویں سال کا چندہ کم از کم نویں سال کے برابر ہو۔ تو ایسے لوگوں کو چاہیئے۔ کہ وہ اپنی موجودہ حیثیت کے مطابق گیارھویں سال کا چندہ دیں۔ نہ کہ نویں سال کے برابر جو ان کی موجودہ حیثیت کے معیار سے بہت گری ہوئی چیز ہے۔

میں دیکھتا ہوں۔ کہ جماعت کے اندر خدا کے فضل سے اخلاص پایا جاتا ہے خطبہ شائع ہوئے ابھی چار پانچ روز ہی ہوئے ہیں۔ کہ جماعت نے

**اپنے اخلاص کا نمونہ**

دکھانا شروع کر دیا ہے۔ میرے پاس بالعموم ایسی چٹھیاں آئی ہیں۔ کہ خطبہ پڑھنے کے بعد پہلے ہم نے گیارھویں سال کا وعدہ نویں سال کے برابر لکھا دیا۔ مگر دوسرے دن سخت شرم آئی۔ کہ پیچھے کی طرف جانے کی بجائے ہم اپنا قدم خدا تعالیٰ کی راہ میں آگے کیوں نہ رکھیں۔ اس لئے ہم نویں سال کے برابر چندہ دینے کی بجائے گیارھویں سال کا چندہ دسویں سال سے بڑھا کر پیش کرتے ہیں۔ اور بعض ایسے ہیں جنہوں نے خطبہ پڑھنے کے بعد ہی گیارھویں سال کا چندہ دسویں سال سے بڑھا کر پیش کر دیا۔ اور انہوں نے لکھا۔ کہ ہم تو زیادہ ثواب حاصل کرنے کے لئے آگے ہی بڑھیں گے پیچھے کی طرف بھاگ کر ہم اپنا ثواب کیوں کم کریں۔ یہ وہ لوگ ہیں جن کے متعلق تھوڑی سی عقل رکھنے والا انسان بھی سوچ سکتا ہے۔ کہ ان کی قربانی کو اللہ تعالیٰ کبھی ضائع نہیں کرے گا۔ بلکہ قدر کی نگاہ سے دیکھے گا۔ اور یہی وہ لوگ ہیں جو

**دین اور دنیا میں خدا تعالیٰ کے فضلوں کے وارث**

ہوں گے۔ جو ہر قربانی کے موقعہ پر نہ صرف یہ کہ ثابت قدم رہتے ہیں۔ بلکہ ہر قربانی کے موقعہ پر دوسرا قدم پہلے قدم سے بڑھا کر رکھتے ہیں۔ اور دین کے راستہ میں ہر قربانی کو خدا تعالیٰ کا فضل سمجھتے ہیں۔ اور جس طرح انسان خدا تعالیٰ کے فضل کو زیادہ سے زیادہ حاصل کرنے کی کوشش کرتا ہے۔ اسی طرح وہ ہر قربانی کو زیادہ سے زیادہ کر کے پیش کرتے ہیں۔

پس میں سمجھتا ہوں۔ کہ عام طور پر تو جماعت میں یہی احساس پایا جاتا ہے۔ کہ وہ اپنی قربانی کو گھٹا کر پیش کرنے کی بجائے پہلے سے بڑھا کر پیش کریں۔ تاکہ وہ زیادہ ثواب حاصل کریں۔ لیکن سینکڑوں لوگ ایسے ہیں۔ جو آٹھویں یا نویں یا دسویں سال میں آ کر اس تحریک میں شامل ہوئے ہیں ان کو توجہ دلاتا ہوں۔ کہ وہ اس غفلت میں اپنے ثواب کو کم نہ کریں۔ کہ اب ہمیں پیچھے کی طرف جانے کی اجازت مل گئی ہے اور وہ گیارھویں سال کا چندہ نویں سال کے مطابق لکھوا کر اپنی قربانی کو حقیر نہ بنائیں۔ وہ بے شک کمی کریں۔ مگر اپنی موجودہ حیثیت کے مطابق۔ نویں سال انہوں نے مثلاً چالیس یا پچاس روپے چندہ دیا تھا۔ اور دسویں سال ان کا چندہ پانچسو روپیہ تھا۔ تو اب گیارھویں سال کے لئے اگر وہ کمی کریں تو دسویں سال کی حیثیت سے کریں نہ کہ نویں سال کے مطابق۔ کیونکہ نویں سال کا چندہ ان کی حیثیت سے بہت کم تھا۔ اور اس وقت کمی کی رعایت ان کو اس لئے دی گئی تھی۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کہ انہوں نے گذشتہ تمام سالوں کا چندہ اکٹھا ادا کرنا تھا۔ اب جب وہ اس بار کو اتار چکے ہیں۔ تو ان کو

### گیارھویں سال کا چندہ لکھواتے وقت

اپنی موجودہ حیثیت کو مدنظر رکھنا چاہئیے۔ نہ کہ نویں یا آٹھویں یا ساتویں سال کے معیار کو۔ جو ان کی حیثیت سے بہت گرا ہوا ہے۔ ہماری جماعت کو یہ بات یاد رکھنا چاہئیے۔ کہ ہم جس کام کیلئے کھڑے کئے گئے ہیں۔ وہ کام بے دریغ قربانی چاہتا ہے جبتک ہم بے دریغ قربانی کرنے کے لئے تیار نہیں ہوتے اسلام اپنے حق کو واپس نہیں لے سکتا جو غیروں کے پاس جا چکا ہے۔

### رسول کریمؐ کا ورثہ عیسائیت کے قبضہ میں

جا چکا ہے۔ اسکو واپس لانا آسان نہیں۔ اگر ساری دنیا کے مسلمان ہمارے ساتھ متفق ہوتے تو نسبتاً یہ کام آسان ہوتا مگر مسلمانوں کا ہمارے ساتھ متفق ہونا تو الگ رہا وہ تو اجتماع کرکے اور انفرادی طور پر پورا زور لگا رہے ہیں۔ کہ اس جماعت کو تباہ کردیں جو اسلام کو اس کا حق دلانے اور رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ورثہ کو غیروں سے واپس لانیکی کوشش کر رہی ہے۔ بجائے اسکے کہ وہ ہماری مدد کرتے وہ اس کوشش میں رہتے ہیں۔ کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ورثہ کو واپس لانے والی قلیل جماعت جو انگلیوں پر گنی جا سکتی ہے۔ اسکو نقصان پہنچائیں تاکہ وہ بھی آسانی سے یہ کام نہ کرسکے پس ہم تھوڑے سے لوگ جو اتنے بڑے کام کے لئے کھڑے ہوئے ہیں۔ جب تک اپنی تمام طاقتوں کو مجنونوں کی طرح نہ لگادیں اور دیوانوں کی طرح ہر ایک قربانی کیلئے تیار نہ ہوں اسوقت تک یہ کام ہمارے ہاتھوں سے ہونا مشکل ہے۔

### شاہجہان کی بیوی ممتاز محل

جب فوت ہوئی تو چونکہ اس کو اپنی بیوی سے بہت محبت تھی۔ اس لئے اسکی وفات کیوجہ سے شاہجہان کے قلب پر بہت صدمہ تھا۔ ایک دن اس نے خواب دیکھا جسمیں اس کو ایک محل دکھایا گیا کہ یہ تیری بیوی کی قبر کی جگہ ہے۔ شاہجہان نے دربار کے تمام انجنیئروں کو بلایا اور ان کے سامنے اپنا خواب بیان کیا۔ اور خواب میں اس نے جو عمارت دیکھی تھی اس کا نقشہ ان کے سامنے پیش کیا۔ کہ اس قسم کی عمارت ہے۔ جو میں بنوانا چاہتا ہوں۔ یہ عمارت تیار کرادو۔ مختلف انجنیئروں نے اس نقشہ پر غور کیا اور آخر سب نے انکار کر دیا۔ کہ ہم اس قابل نہیں ہیں کہ اس قسم کی عمارت تیار کرا سکیں۔ آخر ایک انجنیئر جو کوئی چوٹی کے انجنیئروں میں سے تو نہیں تھا۔ مگر اچھے پایہ کا تھا۔ اس نے کہا میں اس بات کے لئے تیار ہوں۔ اور جس کام سے باقی بڑے بڑے انجنیئروں نے انکار کر دیا ہے۔ میں وہ کام کرسکتا ہوں۔ مگر میری ایک درخواست ہے۔ کہ بادشاہ سلامت میرے ساتھ کشتی میں بیٹھ کر جمنا پار تشریف لے چلیں اور دو لاکھ روپوں کے توڑے اپنے ساتھ کشتی میں رکھ لیں میں دریا کے اس طرف جاکر اپنا مشورہ دونگا۔ چنانچہ بادشاہ نے دو لاکھ روپیہ اپنے ساتھ رکھ لیا اور اس انجنیئر کے ساتھ کشتی میں بیٹھ کر دریا میں روانہ ہوا۔ دو لاکھ روپیہ کے کوئی دو دو ہزار کے توڑے تھے۔ جب کشتی کنارے سے گز بھر کے فاصلہ پر گئی تو اس انجنیئر نے روپوں کی ایک تھیلی پکڑ کر دریا میں پھینک دی۔ اور کہا بادشاہ سلامت جو عمارت آپ بنوانا چاہتے ہیں۔ اس پر اس طرح روپیہ خرچ ہوگا۔ پھر ذرا اور گز بھر کے فاصلہ پر کشتی گئی تو اس نے دوسری تھیلی پکڑ کر دریا میں ڈالدی اور کہا بادشاہ سلامت آپ کے ذہن میں جس قسم کی عمارت بنوانے کا نقشہ ہے۔ اس پر اس طرح روپیہ خرچ ہوگا۔ پھر کشتی ذرا اور آگے گئی تو اس نے تیسری تھیلی دریا میں پھینک دی اور کہا کہ بادشاہ سلامت اس عمارت پر اس طرح روپیہ خرچ ہوگا۔ اسی طرح دوسرے کنارے تک پہنچتے پہنچتے اس نے

### سارا روپیہ دریا میں

پھینک دیا۔ مگر بادشاہ کے ماتھے پر کوئی بل نہ آیا۔ جس وقت دریا کے دوسرے کنارے پر پہنچے تو اس انجنیئر نے کہا بادشاہ سلامت مبارک ہو۔ اب یہ عمارت تیار ہو جائے گی۔ اگر پہلے انجنیئروں نے اس کام میں ہاتھ نہیں ڈالا تو صرف اس لئے کہ وہ یہ سمجھتے تھے کہ جس قسم کی عمارت کا نقشہ آپ نے بتایا ہے۔ اس پر اتنی رقم خرچ آئے گی۔ کہ حکومت اس رقم کو برداشت نہیں کرسکتی۔ مگر اب میں نے امتحان لے لیا ہے کہ آپ واقعی سچی نیت کے ساتھ یہ عمارت بنانا چاہتے ہیں۔ اور مجھے یقین ہوگیا ہے کہ اس عمارت کے بنانے میں آپ بیدریغ روپیہ خرچ کرنے کے لئے تیار ہیں۔ اب یہ عمارت تیار ہوسکتی ہے۔ چنانچہ پھر وہ عمارت بنائی گئی جو آج

### ساری دنیا میں نمونہ کی عمارت

ہے۔ کچھ عرصہ ہوا۔ حکومت کی طرف سے سارے سامانوں کے ساتھ اسکی مرمت شروع کی گئی ابھی تھوڑی سی مرمت ہوتی تھی کہ لوگوں نے شور مچادیا کہ تم اس کی مرمت نہیں کر رہے بلکہ اس کو بگاڑ رہے ہو۔ مرمت کو جانے دیجئیے اور اس عمارت کو اس کی حالت پر رہنے دیجئیے۔ چنانچہ اب تک اس عمارت کی بعض باتوں کا حل نہیں ہوسکا۔ پس جب تک ہم اس ارادہ کے ساتھ کھڑے نہیں ہوتے جو ارادہ شاہجہان تاج محل بنانے کے متعلق رکھتا تھا۔ بلکہ اس سے بہت زیادہ ارادہ کے ساتھ۔ اس وقت تک ہم اسلام کی عمارت کو کھڑا کرنے میں کامیاب نہیں ہوسکتے۔

### تاج محل سے اسلام کی حیثیت بہت زیادہ ہے

بلکہ تاج محل کی عمارت کو اسلام کی اس عمارت سے کوئی واسطہ اور کوئی نسبت ہی نہیں جس عمارت کو قائم کرنے کیلئے ہم کھڑے ہوئے ہیں۔ اتنے بڑے کام کے مقابلہ میں ہم ہیں ہی کیا۔

### پنجاب میں ہماری مردم شماری

لاکھ سوا لاکھ ہے۔ آج سے دس سال پہلے ستر ہزار تھی۔ تو اب لاکھ سوا لاکھ ہوگی۔ لیکن یوں ہماری تعداد اس سے زیادہ ہے کیونکہ مردم شماری میں کام کرنے والے لوگ متعصب تھے۔ اس لئے انہوں نے ہماری تعداد کم درج کی۔ میرا اپنا اندازہ ہے۔ کہ پنجاب میں ہماری تعداد اڑھائی لاکھ ہے۔ اور سارے ہندوستان میں ساڑھے تین لاکھ ہے۔ اور ہندوستان سے باہر ڈیڑھ لاکھ ہے۔ اس طرح

### ساری دنیا میں ہماری تعداد

کوئی پانچ چھ لاکھ کے قریب ہے۔ جو ہمیں معلوم ہے۔ یوں تو میں سمجھتا ہوں۔ کہ بہت سارے ایسے احمدی بھی ہیں۔ جن کا ہمیں پتہ نہیں یا ایسے ہیں جو اپنے آپ کو چھپاتے ہیں۔ ان کو ملاکر کوئی دس بارہ لاکھ کے قریب ہماری تعداد بنتی ہے مگر جو اپنے آپ کو چھپاتے ہیں۔ ان سے ہم فائدہ نہیں اٹھا سکتے۔ ہم صرف انہی سے فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔ جن کا ہمیں علم ہے۔ اور جو منظم ہیں۔ ایسی جماعت جو منظم ہے۔ وہ پانچ چھ لاکھ سے زیادہ نہیں۔ یہ بات ظاہر ہے۔ کہ قربانی کا بوجھ ہندوستان کی جماعت پر ہے۔ ہندوستان سے باہر جو جماعتیں ہیں ان میں بہت ساری ایسی ہیں جو نومسلموں کی جماعتیں ہیں بہت ساری ایسی جماعتیں ہیں جو غیر تعلیم یافتہ ہیں۔

### مغربی افریقہ میں ساٹھ ستر ہزار

کے قریب احمدی ہیں اور ان میں سے ایک تعداد وہ ہے۔ جو احمدیت میں داخل ہونے سے پہلے ننگے پھرا کرتے تھے اب اسلام میں داخل ہونے کی وجہ سے انہوں نے کپڑے پہننا شروع کئے ہیں۔ بہت سارے ایسے ہیں۔ جو جنگلوں میں رہتے ہیں۔ اور ان کی کوئی آمدنی نہیں۔ ان کی خوراک یہ ہے۔ کہ سارا سال مکئی کا آٹا بھون کر پانی میں بھگو کر استعمال کرتے ہیں۔ ایسے لوگوں کی آمد کیا ہوگی۔ اور وہ ہماری کیا مدد کرسکتے ہیں بہت سی بیرونی جماعتیں ایسی بھی ہیں جو بوجھ اٹھا رہی ہیں۔ مگر ان کا بوجھ اٹھانا محض اخلاص کے اظہار تک محدود ہے۔ پس اصل بوجھ ہندوستان پر ہے۔ جس میں ہماری تعداد ساڑھے تین لاکھ ہے۔ تو ساڑھے تین لاکھ میں سے کمانے والا چالیس پچاس ہزار آدمی ہے جس کا مقابلہ ساری دنیا کی ڈو ارب آبادی سے ہے۔ اور یہ آبادی ایسی نہیں جو ہمارے کام کو محبت کی نگاہ سے دیکھتی ہے۔ ایسی آبادی نہیں جو ہمارے کام کو بے توجہی سے دیکھتی ہے۔ بلکہ یہ ڈو ارب آبادی ایسی ہے۔ جس کا اکثر حصہ جتنی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

## ہمیں مٹانے کی کوشش

کرتا ہے۔ اتنی ہی اسے راحت محسوس ہوتی ہے۔ پس اتنے بڑے دشمن کے مقابلہ میں اتنی تھوڑی سی جماعت جبتک اپنی قربانیوں کو انتہا تک نہ پہنچا دے۔ اس وقت تک کامیابی کی کوئی امید نہیں کی جا سکتی۔ اور اپنی قربانیوں کو انتہا تک پہنچا دینے پر بھی کامیابی اسلئے نہیں ہوگی۔ کہ ہم نے اس کام کے برابر قربانی کر دی ہے۔ بلکہ اس لئے ہوگی۔ کہ جب ہم اپنی قربانیوں کو انتہا تک پہنچا دیں گے۔ تو

## آسمان سے فرشتے نازل ہونگے

جو یہ کام کریں گے۔ اور پھر بھی کامیابی ہمارے ہاتھ سے نہیں ہوگی۔ بلکہ خدا کے ہاتھ سے ہوگی۔ پھر بھی کامیابی ان تدبیروں کی وجہ سے نہیں ہوگی۔ جو ہم زمین پر کریں گے۔ بلکہ ان تدبیروں سے ہوگی۔ جو ہمارا خدا عرش پر کرے گا۔ اور اگر ایک دن نہیں۔ ایک گھنٹہ نہیں۔ ایک منٹ نہیں۔ بلکہ ایک سیکنڈ بھی ہمارے دل میں یہ خیال پیدا ہوتا ہے۔ کہ ہم اپنی کوششوں اور اپنی تدبیروں سے کامیاب ہو سکتے ہیں۔ تو ہمارے مجنون ہونے میں کوئی شبہ نہیں۔

## صرف اور صرف اللہ تعالےٰ کی مدد

سے ہی ہم کامیاب ہو سکتے ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ کی مدد کے حصول کے لئے جب تک ہم اپنے آپ کو مُردوں کی طرح اس کے دروازہ پر نہ ڈال دیں۔ اس وقت تک اس کا فضل کھینچنے میں ہم کبھی کامیاب نہیں ہو سکتے۔ پرسوں ہی

## انگلستان کی قربانیوں کی فہرست

شائع ہوئی ہے۔ جو اس نے جنگ کے دوران میں کیں۔ ان کو پڑھ کر حیرت آجاتی ہے۔ جتنی قربانیاں انہوں نے اپنے ملک کو بچانے کے لئے کی ہیں۔ وہ ہمارے لئے قابل غور ہیں۔ اس میں کوئی شبہ نہیں۔ کہ ان کی جنگ چند سال کے لئے ہے۔ اور ہماری جنگ ہمیشہ کے لئے ہے۔ مگر پھر بھی یہ تو مدنظر رکھنا چاہیئے۔ کہ ہماری قربانیوں کو ان کی قربانیوں سے کوئی نسبت تو ہو۔ انگلستان سکاٹ لینڈ اور ویلز کی آبادی ساڑھے چار کروڑ کی ہے۔ اور اس پانچ سال کے عرصہ میں ساڑھے چار کروڑ کی آبادی میں سے پینتالیس لاکھ سپاہی انہوں نے تیار کیا ہے۔ یعنی ہر دس آدمیوں میں سے ایک آدمی سپاہی بنایا گیا ہے۔ ان کے ہاں دنیا کی جنگ میں جو مقام سپاہی کا ہے۔ وہی مقام ہمارے ہاں دینی جنگ میں مبلغ کا ہے۔ اگر اسی لحاظ سے ہماری جماعت مبلغ تیار کرے۔ تو ہندوستان کی ساڑھے تین لاکھ کی آبادی میں سے

## پینتیس ۳۵ ہزار مبلغ

ہونے چاہئیں۔ کجا پینتیس ہزار مبلغ اور کجا مبلغوں کی موجودہ تعداد۔ اس وقت ساری کی ساری مبلغوں کی تعداد ڈیڑھ سو کے قریب ہے۔

پس جب اس چھوٹے سے ملک نے جسکی زمین پر دشمن نے حملہ کیا جس کے جسم پر دشمن نے حملہ کیا۔ تو اس حملہ کے دفاع کیلئے اس ملک نے اپنی قربانیوں کو انتہا تک پہنچا دیا۔ اور ساڑھے چار کروڑ کی آبادی میں سے پینتالیس ۴۵ لاکھ سپاہی گویا کل آبادی کا دسواں حصہ سپاہی تیار کئے۔ اگر ہماری جماعت کو بھی خدا تعالیٰ توفیق دے اور

## دین کی جنگ کے لئے

ہم پینتیس ۳۵ ہزار مبلغ تیار کر لیں۔ تو میں سمجھتا ہوں۔ کہ پانچ دس سال میں ہی ہندوستان کی کایا پلٹ جائے۔ اور پھر لاکھوں ہزاروں کا سوال ہی نہ رہے۔ بلکہ ایک معقول عرصہ میں ہندوستان میں احمدیوں کی اکثریت ہو جائے۔ پھر انگلستان پر جو تباہی اور بربادی آئی ہے۔ اسے پڑھ کر حیرت ہوتی ہے۔ یوں معلوم ہوتا ہے۔ جیسے انگلستان کا کچھ بھی نہیں رہا۔ انگلستان میں کل ڈیڑھ کروڑ مکان ہیں۔ ان ڈیڑھ کروڑ مکانوں میں ساڑھے چار کروڑ آدمی رہتا ہے۔ اس پانچ سال کے عرصہ میں یہ راز انگلستان کی حکومت نے چھپائے رکھا۔ جسے اب ظاہر کیا گیا ہے۔ کہ پانچ سال کی جنگ میں انگلستان کے مکانوں کا ایک تہائی حصہ جرمنی کی بمباری سے تباہ ہوا۔ یعنی پینتالیس لاکھ مکان برباد ہو گئے ہیں۔

پھر ان لوگوں کی

## مالی قربانیوں کی فہرست

جو شائع ہوئی ہے۔ وہ بھی ہمارے لئے قابل غور ہے۔ جنگ سے پہلے انگلستان کے سینکڑوں آدمی کروڑ پتی تھے۔ اور کروڑ کروڑ ڈیڑھ ڈیڑھ کروڑ روپیہ ان کی سالانہ آمدنی تھی۔ اور اب یہ حالت ہے کہ جنگ میں ٹیکسوں کے ادا کرنے کے بعد صرف دو تین درجن آدمی ایسے رہ گئے ہیں۔ جن کی سالانہ آمدنی پچھتر ہزار روپیہ ہے۔ اور اب انہوں نے پچاسی فی صدی تک جنگ کے لئے ٹیکس لینے کا فیصلہ کر لیا ہے۔ گویا جس کو سو روپیہ آمد ہوگی۔ وہ پچاسی روپیہ جنگ کے لئے ٹیکس ادا کرے گا۔ جسکی پچیس روپیہ آمد ہوگی۔ وہ ساڑھے بارہ روپے ٹیکس ادا کرے گا۔

پس ایسی ہی قربانی ہؤا کرتی ہے۔ جس کے ذریعہ سے کامیابی اور فتح حاصل ہوتی ہے ہماری جماعت بھی جب تک اس عظیم الشان کام کے لئے جو اس کے سپرد کیا گیا ہے۔ اور اس اعلیٰ درجہ کے مقصد کو مدنظر رکھتے ہوئے جو اس کے سامنے ہے۔ اپنی قربانیوں کو انتہا تک نہ پہنچا دے گی۔ اس وقت تک اس کام میں کامیاب ہونا مشکل ہے۔

پس جہاں میں دفتر اول کو لمبا کرنے اور دفتر ثانی کو کھولنے کی طرف توجہ دلاتا ہوں۔ کہ پانچ ہزار آدمی اور آگے آئیں۔ اور اپنے اموال اسلام کی خاطر پیش کریں۔ وہاں میں جماعتوں کو یہ بھی توجہ دلاتا ہوں۔ کہ ہماری معمولی قربانیوں سے دین کو فتح حاصل نہیں ہو سکتی۔ ہمیں

## ہر قسم کے لوگوں کی ضرورت

ہے۔ جب تک ہماری جماعت کے نوجوانوں میں بے انتہا جوش نہ ہو۔ کہ وہ آگے بڑھیں اور دین کے لئے اپنے آپ کو وقف کریں۔ اور جب تک ہماری جماعت میں بے انتہا جوش نہ ہو۔ کہ وہ بڑھ بڑھ کر اپنے اموال خدا کی راہ میں پیش کریں۔ اس وقت تک کامیابی حاصل کرنا مشکل ہے۔

یاد رکھو یہ اموال ہمیشہ نہیں رہیں گے۔ اور یہ زندگیاں بھی ہمیشہ نہیں رہیں گی۔ کوئی انسان زندہ نہیں رہتا۔ ہم بھی اپنی زندگیاں بسر کر کے خدا کے پاس جانے والے ہیں۔ یہ تنگیاں ہمارے ساتھ نہیں جائیں گی۔ بلکہ ہمارے چندے اور ہماری قربانیاں ہمارے ساتھ جائیں گی۔ یہاں کا کھایا ہؤا ہمارے کام نہیں آئے گا۔ بلکہ جو خدا کے رستہ میں خرچ کیا ہؤا ہوگا۔ وہی ہمارے کام آئے گا۔ پس

## ابدی اور دائمی زندگی

حاصل کرنے کے لئے آگے بڑھو۔ آپ لوگوں کا دعویٰ ہے۔ کہ آپ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے صحابہؓ کے مثیل ہیں۔ مگر منہ کے کہنے سے کچھ نہیں بنتا۔ وہ قربانیاں پیش کرو۔ جو صحابہ رضؓ نے پیش کیں۔ اسی طرح اپنی جانیں خدا کی راہ میں پیش کرو۔ جس طرح صحابہ رضؓ نے پیش کیں اسی طرح اپنے اموال دین کے رستہ میں خرچ کرو۔ جس طرح صحابہ رضؓ نے خرچ کئے۔ اسی طرح اپنے وطنوں کو قربان کرو۔ جس طرح صحابہ رضؓ نے اپنے وطنوں کو قربان کیا۔ اور دین کی خدمت کے لئے ہر وقت کمربستہ رہو۔ جس طرح صحابہ رضؓ ہر وقت کمربستہ رہتے تھے۔ اور ہر طریق سے اپنی قربانیوں کو خدا کے حضور پیش کرو۔ اور جس طرح تم زبان سے کہتے ہو۔ کہ ہمیں صحابہ رضؓ کا مثیل بننے کا موقعہ ملا۔ خدا کرے۔ وہ دن آئے۔ کہ جب تم خدا کے حضور پیش ہو۔ تو تمہارا خدا اور اس کا رسول یہ کہے۔ کہ یہ ہیں میرے صحابہ رضؓ جو بعد میں آئے۔ مگر ان کی قربانیوں نے ان کو صحابہ میں شامل کر دیا۔ اور یہ ہیں وہ لوگ جنہوں نے اپنی جانیں اور اپنے اموال اور اپنی عزتیں اور اپنے وطن اور اپنی ہر چیز کو خدا کی راہ میں قربان کر دیا۔

پس صحابیت وہی ہے۔ جو خدا تعالیٰ کے منہ سے نکلے۔ صحابیت وہی ہے۔ جو رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے منہ سے نکلے۔ صحابیت وہی ہے۔ جو مسیح موعود علیہ السلام کے منہ سے نکلے۔ ہمارے منہ کی باتوں کا کیا اثر ہو سکتا ہے۔ قائم اور دائم اور ثابت رہنے والی عزت اور نیک نامی وہی ہے۔ جو خدا اور اس کے رسول کی طرف سے ملے۔ سکھ وہی ہے۔ جو خدا کی طرف سے ملے۔ عزت وہی ہے جو خدا اور اسکے رسول کی طرف سے ملے۔ نام وہی ہے۔ جو خدا اور اسکے رسول کی طرف سے ملے۔ کاش خدا اور اس کے رسول کے نزدیک آپ اس مبارک نام کے مستحق ہوں۔ خدا کرے۔ کہ آپ اپنی جانوں۔ اپنے اموال اور اپنے وجود اور اپنی ہر ایک چیز کو خدا کی راہ میں قربان کرنے والے ہوں۔ تاکہ ہمارے خدا کے منہ سے نکلے کہ یہ ہیں رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے صحابہؓ۔ اور خدا اور اس کے رسول کے منہ سے نکلے کہ یہ ہیں وہ لوگ جو اپنی ہر ایک چیز کو

## دین کی خاطر قربان

کر کے اسلام کو زندہ کرنے والے ہیں۔

---

## تفسیر کبیر کے خریداروں کو اطلاع

تفسیر کبیر جلد اول و دوم میں رقوم جن احباب جماعت نے ادا کی ہوئی ہیں اور اب وہ ان کو جلد ششم کے حساب میں منتقل فرمانا چاہتے ہیں۔ ان کی آگاہی کے لئے یہ تحریر ہے۔ کہ وہ اپنے خطوط میں کوپن نمبر اور تاریخ کا حوالہ ضرور دیں۔ تاکہ ان کے حساب کو تلاش کرنے میں آسانی ہو۔ امید ہے احباب اس امر کو خاص طور پر خطوط لکھتے وقت دل میں رکھیں گے۔ ممنون ہوں گا۔ (انچارج تحریک جدید قادیان)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

# تراجم قرآن کریم کے متعلق غلط فہمی کا ازالہ

## تمام وعدے براہ راست مرکز میں ارسال کئے جائیں

تراجم قرآن کریم کے بارے میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے جماعت احمدیہ کو سات حلقوں میں تقسیم فرما کر ہر حلقہ کا الگ الگ مرکز مقرر فرمایا اور فرمایا کہ ہر علاقہ کے امراء اپنے اپنے حلقہ کے عہدہ داران سے مشورہ کر کے ۳۰ نومبر تک اطلاع دیں کہ وہ اپنے اپنے حلقہ سے اٹھائیس اٹھائیس ہزار روپیہ پورا کرنے کی ذمہ داری لیتے ہیں یا نہیں۔ مقامی امراء نے ۳۰ نومبر تک یہ ذمہ داری اپنے اوپر عائد کر لی۔ مگر اس کے بعد دو غلط فہمیاں پیدا ہو گئیں۔ ایک یہ کہ ہر ایک حلقہ کا امیر سمجھ رہا ہے کہ اسے اپنے حلقہ کی تمام جماعتوں سے وعدے لے کر مرکز میں ارسال کرنے ہیں۔ دوسری یہ کہ تراجم قرآن کریم کے وعدوں کی آخری میعاد ۳۰ نومبر تھی۔ جو گزر گئی۔ اور وہ مزید مہلت مانگ رہے ہیں ان کے متعلق اعلان کیا جاتا ہے کہ مقامی امراء کو تراجم قرآن کریم کے جماعتوں اور افراد کے وعدے اپنے پاس نہیں منگوانے چاہیئے تھے بلکہ ہر ایک جماعت کو اور ان کے افراد کو جو براہ راست وعدے کرتے ہیں اپنے وعدوں کی فہرستیں مکمل کر کے براہ راست مرکز میں حضور کی خدمت میں یا اس دفتر کے ذریعہ حضور کے پیش کرنے کے لئے ارسال کرنی تھیں۔ اب مقامی امیر اس غلط فہمی میں نہ رہیں۔ بلکہ اپنے اپنے حلقہ کی ہر جماعت کو تاکید کریں کہ وہ اپنی فہرستیں مکمل کر کے فوراً حضور کے پیش کریں۔

تراجم قرآن کریم کے وعدوں کی کوئی میعاد مقرر نہیں کی گئی تھی۔ تمام جماعتوں کے وعدے مرکز میں وصول ہو جانے پر اگر کسی حلقہ میں چندہ اٹھائیس ہزار سے کم ہوا۔ تو مرکز اس کی اطلاع مقامی مرکزی امیر کو دے گا۔ تا مزید کوشش کر کے اس کمی کا ازالہ کرے۔

اس وقت تک حلقہ دکن۔ بنگال۔ لاہور اور حلقہ قادیان کے ضلع گورداسپور کی فہرستیں بہت نامکمل آئی ہیں۔ ان حلقوں کی جماعتیں اور براہ راست وعدہ کرنے والے افراد اس اعلان کو پڑھ کر فوراً مرکز میں براہ راست ارسال فرمائیں۔ حلقہ دہلی بشمول سندھ اور حلقہ لجنہ اماء اللہ کی کچھ فہرستیں حضور کے پیش ہوئی ہیں۔ مگر ان حلقوں کا بھی بڑا حصہ ابھی خالی ہے۔ جو وعدے موصول ہوئے ہیں۔ ان میں سے دہلی خاص۔ خانپور ملکی ساتن کولم۔ شیموگا۔ ساگر۔ شیموگا اور ساگر کی جماعت نے تو اپنا قریباً ۷۵ فی صدی چندہ وصول بھی کر لیا ہے۔ کراچی۔ پشاور اور کوئٹہ کے وعدے نمایاں اور غیر معمولی اضافہ کے ساتھ ہیں۔ کوئٹہ کا وعدہ ۲۵۲۰ روپیہ ہے۔ اس پر حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنے قلم سے رقم فرمایا۔

"جزاکم اللہ احسن الجزاء۔ اللہ تعالیٰ فضل فرمائے آپ کی جماعت پر۔ ہمارے اندازہ سے زیادہ دیا ہے۔ مگر ایک کمی ہے کہ عورتوں میں تحریک غالباً نہیں ہوئی۔ لجنہ کا حصہ نہیں آیا۔"

ہر جماعت اور ہر براہ راست وعدہ کرنے والے کو چاہیئے کہ وہ عورتوں میں بھی تحریک کر کے ان کے وعدے ارسال فرمائیں۔ نیز تحریک جدید کے بارے میں آپ حضور کا خطبہ پڑھ چکے ہیں۔ اور حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے پانچ ہزار کا عطیہ دیا ہے۔ حضور نے سال نہم میں جو رقم عطا فرمائی تھی وہ سال ہشتم سے ۸۰ فی صدی اضافہ کے ساتھ تھی۔ مگر اب حضور نے سال نہم پر ۷۸ فی صدی اضافہ کر کے عطا فرمانے کا ارشاد فرمایا۔ مگر وہ جنہوں نے باوجود اپنی مالی وسعت کے کم دیا ہوا ہے۔ وہ اپنی موجودہ مالی وسعت کے مطابق دینے کی کوشش کریں اور آج کے خطبہ کو بغور پڑھیں۔

فنانشل سیکرٹری تحریک جدید

## ضرورت

جماعت احمدیہ لاہور کو ایک احمدی عالم باعمل کی ضرورت ہے۔ جو قرآن شریف پڑھا اور سمجھا سکیں۔ علم حدیث فقہ اور کتب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر عبور رکھتے ہوں اور اختلافی مسائل پر تحریر اور تقریر فرما سکیں۔ درخواست مقامی امیر یا پریذیڈنٹ صاحب سے تصدیق شدہ مندرجہ ذیل پتہ پر ارسال فرمائیں۔ اور گزارہ کی رقم سے بھی اطلاع دیں۔

شیخ بشیر احمد ایڈووکیٹ۔ امیر جماعت احمدیہ ۱۳ ٹمپل روڈ ــــ لاہور

# دیہاتی جماعتوں کے لئے نہایت ضروری اعلان

دیہاتی انجمنوں کی امامت کے متعلق حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے یہ تجویز فرمایا ہے کہ جن جن دیہات میں امام الصلوٰۃ کی ضرورت محسوس ہو رہی ہے۔ ان لوگوں کو چاہیئے کہ اپنے گاؤں میں سے کسی سعید فطرت اور سمجھدار نوجوان کو قادیان میں روانہ کر دیں یہاں ایسے نوجوانوں کو حسب استعداد چھ ماہ یا سال تک اس قدر تعلیم دے دی جائے گی۔ جس سے وہ امامت کے فرائض کما حقہ ادا کر سکیں۔ اور اس عرصہ قیام قادیان میں متعلمین کے ہر قسم کے اخراجات کا مرکز ذمہ دار ہو گا۔ اور دیہات پر ان کا خرچ نہیں ڈالا جائے گا۔

اگرچہ حضور نے حکم فرماتے وقت صراحتہً نہیں فرمایا۔ لیکن یہ بہتر ہو گا۔ کہ وہ نوجوان جو اس مقصد کے لئے قادیان روانہ کئے جائیں۔ خواندہ ہوں۔ اور ان میں قرآن مجید کے علاوہ اردو پڑھنے اور لکھنے کی خاصی مہارت پائی جاتی ہو۔ یا کم از کم پانچویں چھٹی جماعت تک تعلیم حاصل کر چکے ہوں۔

اس معاملہ میں میں دیہات کے آسودہ حال زمینداروں کو خاص طور پر توجہ دلاتا ہوں۔ امام الصلوٰۃ ہونا اللہ تعالیٰ کا بہت بڑا فضل ہے۔ اور ہماری جماعت میں بہت عزت کا موجب۔ اور اگر اخلاص سے یہ کام کیا جائے۔ تو دینی اور دنیاوی برکات کا موجب ہے پس گاؤں کے زمیندار یا آسودہ حال دکانداروں کو چاہیئے کہ اپنے بچوں کو اس کام کے لئے قادیان روانہ کریں۔ جو جماعت دین کے کام کو ذلت سمجھتی ہے وہ دنیا میں کبھی معزز نہیں ہو سکتی۔ امامت کا کام مسلمانوں نے ترک کر دیا۔ اور اس کو اپنے لئے عار قرار دیتے ہوئے۔ یہ کام ایسی اقوام کے سپرد کر دیا۔ جو کہ دنیا داروں کی نظروں میں حقیر سمجھی جاتی ہیں۔ اس لئے اللہ تعالیٰ نے سزا کے طور پر مسلمانوں کی عزت اور بڑائی خاک میں ملا دی۔ اور ہندوستان میں اب سب سے زیادہ مفلس اور ذلیل قوم مسلمان سمجھی جاتی ہے۔ اللہ تعالیٰ کی ناراضگی کو دور کرنے کے لئے۔ اور اپنی کھوئی ہوئی عزت حاصل کرنے کے لئے۔ اور اللہ تعالیٰ کے کاموں اور دین کو عزت دینے کے لئے ضروری ہے کہ ہم میں سے ایسے لوگ اپنے بچوں کو امام الصلوٰۃ کا کام سیکھنے کے لئے بھیجیں جن کو کسی قسم کی احتیاج نہیں ہے اور اپنے ہمسایوں کے سامنے کسی رنگ میں بھی محتاج نہیں ہیں۔

اس سے میرا مطلب یہ نہیں ہے کہ غریب لوگ اس کام میں حصہ نہ لیں۔ ایسے لوگ جن کے گزارے کی کوئی صورت نہیں۔ ان کو امامت کے ساتھ طب یا کوئی دوسرا کسب سکھا دیا جاوے گا۔ جس سے وہ اپنا باعزت گزارہ کر سکیں اور اپنے حوائج کے پورا کرنے میں کسی غیر کے محتاج نہ ہوں۔ اور بغیر روو رعایت خدمت اسلام کر سکیں۔ عیسائیوں میں اب تک اس بات کا احساس پایا جاتا ہے کہ عام طور پادری اچھے خاندانوں کے عمدہ تربیت یافتہ نوجوان ہوتے ہیں۔ یہ امر ہمارے لئے قابل غور ہے۔

ہمارے ملک میں پہلے رواج تھا کہ اچھے زمیندار اپنے خاندان کی عزت کے لئے شہسواری اور کشتی لڑنا یا کبڈی کھیلنا وغیرہ کاموں کے لئے

# مبارک مسجد فضل احمدیہ ہے

۱۳۶۳ھ

مبارک صد مبارک بن گئی ہے حبذا مسجد
عبادت گاہِ اسلامی۔ ہدایت گاہِ اقوامی
یہ مسجد فضل عہد فضل میں فضل الٰہی سے
مبارک ہاتھوں سے تکمیل پائی ہے مبارک ہو
محمد مصطفیٰ جو خاتم فیض رسالت ہیں
الٰہی تا ابد آباد رکھیو پاکبازوں سے
لکھا اکمل نے یہ سال بنائے دلکشا مسجد
مبارک مسجد فضل احمدیہ ہے

ٹبورا مشرقی افریقہ میں کیا خوشنما مسجد
یہ شرق و غرب میں نامی۔ ہماری رہنما مسجد
بنیگی مرکز اسلام احمد مجتبیٰ مسجد
صدا اللہ اکبر کی سنائیگی سدا مسجد
صلوٰۃ اللہ پہنچائیگی ان پر دائما مسجد
جماعت احمدی نے کوششوں سے کی بنا مسجد
ــــ ٹبورا

۱۳۶۳ھ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اپنے خاندان کے نوجوانوں میں سے ایک یا دو شخصوں کو فارغ رکھتے تھے۔ اب یہ جذبہ دینی خدمت کے رنگ میں تبدیل ہونا چاہیئے۔ اب نیزہ بازی یا شہسواری یا کشتی لڑنے میں کوئی ایسی عزت نہیں رہی نہ ہی اسکی ضرورت ہے۔ اب ہماری پہلوانی اور شہسواری یہی ہے۔ کہ ہمارے بچے خالصتاً للہ دین کے خادم ہوں۔ اور ان کے ذریعہ اللہ تعالیٰ کے دین کو عزت اور قوت حاصل ہو۔ اور ثواب کے طور پر ہم اللہ تعالیٰ کے فضلوں اور برکتوں کے وارث ہوں۔ (فتح محمد سیال ناظر اعلیٰ)

## فارم وقف جائیداد و آمد

حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کے خطبہ جمعہ فرمودہ ۲۷ر اکتوبر ۱۹۴۲ء کے بعد دوستوں کی طرف سے "وقف جائیداد" اور "وقف آمد" کے خطوط آرہے ہوں۔ سب دوستوں کو واضح ہو۔ کہ اپنی درخواست حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں یا دفتر تحریک جدید میں بھیجنے سے پہلے مندرجہ ذیل امور کو پڑھ لینا ضروری ہے۔ اور درخواستیں ان کوائف کے مطابق آنی چاہئیں۔ فارم وقف جائیداد میں ان امور کا ذکر ضروری ہے۔ (۱) نام معہ ولدیت (۲) موجودہ پتہ (۳) مستقل پتہ۔ (۴) تفصیل جائیداد منقولہ وقف کردہ معہ مالیت بحالات موجودہ (۵) تفصیل جائیداد غیر منقولہ وقف کردہ و محل وقوع معہ مالیت بحالات موجودہ (۶) حصہ وصیت جو ابھی قابل ادا ہے۔ (۷) وہ قرضہ جو جائیداد کی کفالت پر ہے۔

فارم وقف آمد میں یہ امور درج ہونے چاہئیں۔ (۱) نام معہ ولدیت (۲) موجودہ پتہ۔ (۳) مستقل پتہ (۴) کتنے ماہ کی آمد وقف کی ہے۔ (۵) ماہوار آمد کیا ہے (۶) رقوم قابل وضعگی از آمد (۷) حصہ وصیت۔ ٹیکس وغیرہ۔ (انچارج تحریک جدید)

## "نظام نو" کا انگریزی ترجمہ

"نظام نو" کا انگریزی ترجمہ ریویو آف ریلیجنز میں شائع ہو کر احباب کی نظر سے گذر چکا ہے۔ اسکی پانچ صد کاپیاں زائد تیار کروائی گئی تھیں۔ جن میں صرف ۱۵۰ قابل فروخت باقی ہیں۔ خواہشمند احباب جلد منگوا لیں۔ ورنہ دوسرے ایڈیشن کا انتظار کرنا پڑیگا۔ والسلام مینیجر ریویو آف ریلیجنز۔


ہر روپیہ جو اب بچایا جائے...

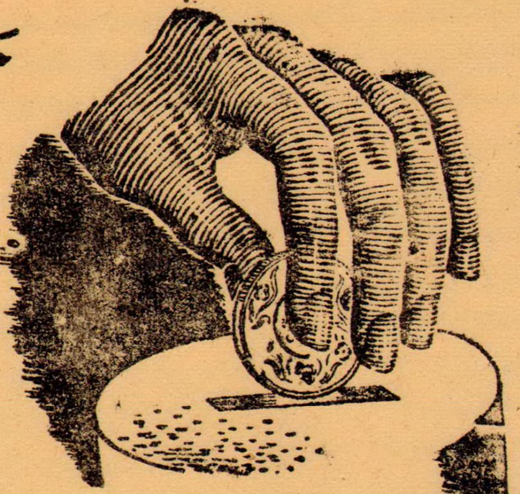

جنگ کے بعد زیادہ قیمت کا ہو جائے گا۔ جب کہ قیمتیں اس قدر چڑھی ہوئی ہوں جیسی کہ اس وقت ہیں تو ظاہر ہے کہ آپ اپنے روپے کا بہت تھوڑا بدل پا رہے ہیں۔ اس کے علاوہ یاد رکھئے کہ قیمتیں اب گھٹ رہی ہیں۔ کپڑے، غلے، دواؤں وغیرہ کی موجودہ قیمت کا مقابلہ اس قیمت سے کیجئے جو سال بھر پہلے تھی۔ سمجھدار لوگوں نے اس وقت اپنا روپیہ بچایا اور اب وہ پہلے کی نسبت بہت سستی چیزیں خرید سکتے ہیں۔ مگر سب سے زیادہ عقلمندی کی بات یہ ہے کہ آپ اس وقت جس قدر بھی بچا سکتے ہوں بچا لیں تاکہ امن کے زمانے میں اپنے روپے سے دوگنا سامان خرید سکیں۔

# روپیہ بچایئے اور سمجھداری سے لگایئے

اطمینان کر لیجئے کہ جو روپیہ آپ نے بچایا ہے وہ کسی محفوظ مد میں لگا ہوا ہے۔ جواہرات، زمین عمارت، صنعتی سامان یا خام اشیا خرید کر ڈال لینا آج کل بچت کا کوئی اچھا طریقہ نہیں ہے۔ ان چیزوں کی قیمتیں غیر معمولی طور پر بڑھی ہوئی ہیں اور آپ دیکھیں گے ایک نہ ایک دن گھٹ جائیں گی۔

اگر آپ چاہتے ہیں کہ آپ کا روپیہ محفوظ رہے اور آپ کو اس سے معقول فائدہ پہونچے تو اسے سرکاری قرضوں، نیشنل سیونگز سرٹیفکیٹس، بیمہ پالیسی، امداد باہمی کی انجمنوں، ڈاک خانے کے سیونگ بینک یا کسی بینک کے سیونگ کھاتے میں لگایئے۔

قوم کے لئے قومی جنگی محاذ کی اپیل

1113


Digitized by Khilafat Library Rabwah

Digitized by Khilafat Library Rabwah

# تازہ اور ضروری خبروں کا خلاصہ

**لنڈن** ۵ دسمبر۔ گزشتہ دنوں امریکن آب دوزوں نے بیس اور جاپانی جہاز ڈبو دیئے ہیں۔ جن میں سے ایک کروزر اور ایک ڈسٹرائر ہے۔ پرل ہاربر کے حادثہ سے اب تک امریکن آب دوزیں ۸۷۴ جاپانی جہاز غرق کر چکی ہیں۔ لیٹے میں اپنی گھری ہوئی فوجوں کو کمک پہنچانے کی کوشش کرتے ہوئے تین جاپانی جہاز ڈبو دیئے گئے۔ اور ایک سرنگ سے ٹکرا کر ڈوب گیا۔ مگر اس کے جہازی بچا لئے گئے۔

**کانڈی** ۵ دسمبر۔ ایک سرکاری اعلان میں بتایا گیا ہے کہ کباءو کے شمال اور جنوب کی طرف سے بڑھتے ہوئے دو چینی دستے شہر سے باہر آپس میں مل گئے ہیں۔ ایک چینی دستہ کباءو سے ۱۴ میل جنوب کی طرف بڑھتے ہوئے دشمن کے لئے سخت خطرہ کا موجب ہو گیا ہے۔ مشرقی ایشیا کمانڈ کے بھاری بمباروں نے مولمین بنکاک ریلوے پر کامیاب حملے کئے۔

**چنگکنگ** ۵ دسمبر۔ چین کے وزیر خارجہ کو اکزیکٹو کونسل کا صدر مقرر کیا گیا ہے۔ پہلے یہ عہدہ مارشل چیانگ کائی شیک کے پاس تھا۔ اس تبدیلی کی وجہ سے مارشل موصوف جنگی امور کی طرف اور زیادہ توجہ دے سکیں گے۔

**لنڈن** ۵ دسمبر۔ اٹلی میں آٹھویں فوج جرمنوں کے ان مورچوں میں داخل ہو گئی ہے۔ جو انہوں نے روسی کے شمال میں بنائے تھے۔ فائنزا کے جنوب میں ہندوستانی دستوں نے کئی اہم پہاڑیوں پر قبضہ کر لیا۔

**لنڈن** ۵ دسمبر۔ روسی فوجیں ہنگری میں پچاس میل لمبے مورچے پر جھیل بیلاٹان کی طرف بڑھ رہی ہیں۔ بلکہ جرمنوں کا بیان ہے۔ کہ وہ جھیل کے کنارے پہنچ گئی ہیں۔ بوڈاپسٹ پر دو اطراف سے روسی فوجیں بڑھ رہی ہیں اور ان میں سے ایک اب ۷۳ میل سے بھی کم فاصلہ پر ہے۔

**ماسکو** ۵ دسمبر۔ کل مارشل سٹالن نے جنرل ڈیگال کے اعزاز میں دعوت طعام دی۔ جس میں روس کے بڑے بڑے افسر شریک تھے۔

**لاہور** ۵ دسمبر۔ کل پنجاب اسمبلی کا اجلاس شروع ہوا۔ بعض طلباء نے چیمبر سے باہر لیگ کی حمایت میں نعرے لگائے۔ ہاؤس میں سردار شوکت حیات خان صاحب نے اپنی برطرفی کے بارہ میں ایک بیان پڑھنا چاہا۔ مگر سپیکر نے اجازت نہ دی۔ سیالکوٹ میں طلباء کے ایک مجمع پر پولیس کی طرف سے لاٹھی چارج کے سلسلہ میں تحریک التوا پیش کئے جانے کے سوال پر ہاؤس میں ایک ہنگامہ بپا ہو گیا۔ اور اسی کے دوران میں سپیکر نے اجلاس ملتوی کر دیا۔

**ایتھنز** ۵ دسمبر۔ شہر میں مارشل لاء کے نفاذ کے باوجود گوریلا دستوں کی سرگرمیاں جاری ہیں۔ اور انہوں نے تین پولیس سٹیشنوں پر زبردستی قبضہ کر لیا۔ تاہم پولیس نے انکو پسپا کر دیا

**جالندھر** ۵ دسمبر۔ ضلع ... کو ... قابل اعتراض تقریر کرنے کے الزام میں ساٹھ روپیہ جرمانہ اور عدم ادائیگی جرمانہ کی صورت میں دو ماہ قید کی سزا ہوئی ہے

**لاہور** ۵ دسمبر۔ حکومت پنجاب نے ہاڑی فصل خریف ۱۹۴۴ء کے مالیہ اور آبیانہ میں ۱۳۱۹۲۷ روپے کی معافی کا اعلان کیا ہے کیونکہ فصلیں اچھی ہونے کے باوجود بعض مقامات پر چوہوں اور کیڑے مکوڑوں نے ان کو بہت نقصان پہنچایا تھا۔

**کراچی** ۵ دسمبر۔ خان بہادر کھوڑو اور ان کے بھائی کی طرف سے جو درخواست انتقال مقدمہ کی دی گئی تھی۔ اسے چیف جسٹس سندھ نے نامنظور کر دیا ہے۔

**دہلی** ۵ دسمبر۔ حکومت ہند نے فیصلہ کیا ہے کہ پنجاب کا چاول مارکیٹ ریٹ پر خرید کر ان علاقوں میں تقسیم کیا جائے جہاں پیداوار نہیں ہوئی

**اوکاڑہ** ۵ دسمبر۔ گندم دڑہ ۱۱/۔ ۱۱/۴ علاقہ ۵۹۱ ۸/۱۵/۔ نخود ۷/۔/۔ ماش سیاہ ۱۰/۔ ... ۱۳/۱۴/ بنولہ پیور ۳/۔/۹

**امرتسر** ۵ دسمبر۔ سونا ۶۶/۱۵/ چاندی ۱۲۱/۔/۔ پونڈ ۴۴/۰/۰

**لنڈن** ۵ دسمبر۔ خیال کیا جاتا ہے۔ کہ روس جلد ہی لنڈن میں مقیم پولش گورنمنٹ سے بات چیت ختم کر دے گا۔ اور اس کے بعد برطانوی حکومت بھی ایسا کرے گی۔

**ماسکو** ۵ دسمبر۔ سوویٹ ریڈیو نے اعلان کیا ہے کہ پچھلے چار ہفتوں میں ہنگری میں ۱۴ ہزار جرمنوں اور ہنگرین نے ہتھیار ڈال دیئے ہیں

**واشنگٹن** ۵ دسمبر۔ امریکہ اور برطانیہ میں ایک معاہدہ ہوا ہے۔ جسکے رو سے جرمنی کی شکست کے بعد برطانیہ کی جنگی صنعت کو تجارتی صنعت میں تبدیل کرنے میں امریکہ مدد دیگا

**واشنگٹن** ۵ دسمبر۔ امریکہ کی وزارت حربیہ نے اعلان کیا ہے کہ ٹوکیو کو بمباری سے بچانے کے لئے حیرت انگیز انتظامات کئے گئے ہیں۔ اور یہ خیال بالکل غلط ہے کہ اسے بڑی آسانی سے تباہ کیا جا سکتا ہے۔ ٹوکیو دنیا کا تیسرا بڑا شہر ہے ان کی آبادی ۱۹۴۰ء میں ۰۰۰,۸۰۰,۸۰ ... تھی۔

**لنڈن** ۵ دسمبر۔ جنرل آئسن ہوور نے ایک تقریر براڈکاسٹ کرتے ہوئے جرمنوں کو متنبہ کیا کہ وہ ہالینڈ میں لڑنے والے ڈچ چھاپہ مار دستوں کے ساتھ وحشیانہ سلوک نہ کریں۔ کیونکہ یہ دستے اتحادی سپاہ کا حصہ ہیں۔ اور بین الاقوامی قوانین کے مطابق لڑ رہے ہیں۔

**لنڈن** ۵ دسمبر۔ کینیڈین فوجوں نے کیلے کی لڑائی میں ایک جرمن سپاہی کو گرفتار کیا۔ جس کا قد سات فٹ تین انچ ہے۔ وہ ایک دور مار توپ چلانے پر مامور تھا جس کے گولے ڈوور پر جا کر گرتے تھے۔

**ایتھنز** ۵ دسمبر۔ شہر میں عام طور پر تو سکون ہے۔ مگر نواحی بستیوں میں گاہے گاہے گولی چل جاتی ہے۔ واٹر ورکس کے سوا تمام پبلک سروسز بند ہیں۔ عام ہڑتال شروع ہے۔ نائب وزیر جنگ نے استعفیٰ دے دیا ہے۔ سرکاری عمارتوں پر برطانوی فوج کا پہرہ ہے۔ کل مظاہرین اور پولیس میں چار بار تصادم ہوئے۔ جن میں پندرہ اشخاص ہلاک اور ڈیڑھ سو مجروح ہوئے۔ یہ بھی کہا جاتا ہے۔ کہ یونان کے انتہا پسند دستوں نے برطانوی بحری فوج کے ہیڈ کوارٹر پر حملہ کر دیا۔ مگر برطانوی فوج کے آنے پر منتشر ہو گئے۔

**چنگکنگ** ۵ دسمبر۔ نائب وزیر اعظم چین نے استعفیٰ دے دیا ہے۔ ان کی جگہ مسٹر سونگ کو دی گئی ہے۔ جن کے تعلقات کمیونسٹوں سے اچھے ہیں۔ اس سے خیال کیا جاتا ہے۔ کہ کمیونسٹوں اور چیانگ گورنمنٹ میں جو بات چیت ہو رہی ہے۔ وہ کامیاب ہو جائیگی۔

**لنڈن** ۵ دسمبر۔ اندازہ کیا گیا ہے۔ کہ اس وقت جنگ کے مختلف محاذوں پر ساٹھ لاکھ جرمن سپاہی لڑ رہے ہیں۔ اس کے علاوہ ہٹلر نے ایک مسلح ریزرو قائم کی ہے۔ مغربی محاذ پر اس وقت ستر جرمن ڈویژن یعنی دس لاکھ فوج اتحادیوں کا مقابلہ کر رہی ہے۔ اور مشرقی محاذ پر ۱۴۳ جرمن ڈویژن یعنی بیس لاکھ سپاہی ہیں۔ اس وقت جرمنوں کو لڑائی میں جو نقصان ہو رہا ہے۔ اس کا اندازہ چھ ڈویژن فی ہفتہ ہے۔

**لنڈن** ۵ دسمبر۔ جنوب مغربی چین میں جاپانیوں کو بہت کامیابی ہو رہی ہے۔ اور وہ بڑی تیزی سے کوائی یانگ کی طرف بڑھ رہے ہیں۔ جو اس علاقہ میں اتحادیوں کے رسل و رسائل کا زبردست اڈا ہے۔ اس اڈے سے جاپانی اس وقت صرف ستر میل دور ہیں۔

**لنڈن** ۵ دسمبر۔ ایک سرکاری اعلان میں بتایا گیا ہے۔ کہ اتحادی طیاروں نے ایک رات میں دریائے ڈینیوب میں ایک ہزار سرنگیں بچھائیں۔ تاکہ جرمن ٹریفک رک جائے۔ اعلان میں یہ بھی کہا گیا ہے۔ کہ موسم سرما میں جرمنی پر بہت زیادہ بم برسائے جا سکیں گے۔

**لنڈن** ۵ دسمبر۔ قیاس کیا جاتا ہے۔ کہ جنگ کے بعد مشرقی پرشیا کا علاقہ روس اور پولینڈ میں تقسیم کر دیا جائیگا۔ اس علاقے کا رقبہ تیس ہزار مربع میل ہے۔ اس کے علاوہ رائن لینڈ میں ایک بفر سٹیٹ قائم کی جائیگی۔

**لاہور** ۵ دسمبر۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ سر چھوٹو رام صاحب کو جو عرصہ سے بیمار ہیں۔ ڈاکٹروں نے مشورہ دیا ہے۔ کہ پبلک لائف سے ریٹائر ہو جائیں۔ ورنہ ان کی زندگی خطرہ میں پڑ جائیگی۔

**دہلی** ۵ دسمبر۔ والیان ریاست کو پولیٹیکل ڈیپارٹمنٹ سے اختلافات ہیں۔ ان کے ایک وفد نے لارڈ ویول سے ملاقات کی۔ مگر کوئی تسلی بخش نتیجہ نہ نکلا۔ نیز ان کی طرف سے ایک میمورنڈم وائسرائے کو بھیجا گیا تھا۔ مگر اس کے جواب سے بھی ان کی تسلی نہیں ہوئی لہذا ایوان والیان ریاست کی ساری سٹینڈنگ کمیٹی مستعفی ہو گئی ہے۔ اور ایوان کا اجلاس ملتوی کر دیا گیا ہے۔ ایوان راجگان کی تاریخ میں پہلا موقع ہے۔ کہ ایسا قدم اٹھایا گیا۔

**ماسکو** ۵ دسمبر۔ سوویٹ پولش کمشن نے ان مظالم کی تحقیقات کی تھی۔ جو جرمنوں نے میڈینک کیمپ میں کئے تھے۔ پندرہ لاکھ